نے درایت کے جو اصول دریافت کئے ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔

(۱) جو حدیث عقل قطعی کے مخالف ہو وہ اعتبار کے قابل نہیں ایسی حدیثیں جنہیں ناممکن اور محال واقعات بیان کئے جاتے ہیں امام صاحب کے سامنے جب پیش کی جاتی تھیں تو آپ اسکا اسی اصول کی بنیاد پر انکار کر دیتے تھے۔ مثال کے طور پر ایک حدیث امام صاحب کے سامنے پیش کی گئی کہ ایک روز حضرت علیؓ کی نماز عصر قضا ہو گئی تھی اس کے لئے آپؐ نے دعا فرمائی اور آفتاب غروب ہونے کے بعد پھر طلوع ہو گیا اور حضرت علیؓ نے نماز پڑھی۔ اس حدیث کو سن کر آپ نے اسکو حدیث رسول ماننے سے انکار کر دیا کیونکہ یہ ناممکن اور محال ہے۔

(۲) جو واقعات لوگوں کو دن رات پیش آیا کرتے ہیں ان کے متعلق اگر رسول اللہؐ سے ایسی روایت منقول ہو جو اخبار آحاد کے درجہ سے زیادہ نہ ہو تو وہ روایت مشتبہ ہوگی امام ابو حنیفہؒ نے یہ اصول اس وجہ سے بنایا کہ جو واقعات تمام لوگوں کو اکثر پیش آیا کرتے ہیں اس کے متعلق اگر رسول اللہؐ نے کچھ فرمایا ہوگا تو تمام لوگوں کو معلوم ہوگا۔ اس روایت کا ایک آدھ شخص تک محدود رہنا درایت کے خلاف ہے مثال کے طور پر جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ اس حدیث کا راوی اگر صرف ایک شخص ہوتا تو یہ حدیث مشتبہ ہو جاتی کیونکہ یہ تمام لوگوں سے متعلق ہے۔

امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ حدیث کے مقابلے میں قیاس کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ اعتراض بے بنیاد ہے امام محمدؒ اس بحث کے ذیل میں کہ جو شخص رمضان میں بھول کر کھا پی لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور قضا لازم نہیں آتی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ آثار کے ہوتے ہوئے رائے کوئی چیز نہیں پھر امام ابو حنیفہؒ کا خاص قول نقل کرتے ہیں کہ "لَوْلَا مَا جَاءَ فِیْ هٰذَا مِنَ الْاٰثَارِ لَاَمَرْتُ بِالْقَضَاءِ" اگر اسکے بارے میں آثار موجود نہ ہوتے تو میں قضا کا حکم دیتا۔

تعلیقات وحواشی

(۱) محمد بن یوسف الدمشقی، عقود الجمان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان، بحوالہ سیرۃ النعمان، علامہ

شبلی نعمانی، مکتبہ برہان اردو بازار دہلی ۱۹۶۳ء ص ۲۳،۲۴۔

(۲) رازی، فخر الدین، مناقب الشافعی، فصل ثامن، شرح مذہب الشافعی۔

(۳) درایت کا مطلب ہے کہ جب کوئی واقعہ بیان کیا جائے تو اس پر غور کیا جائے کہ وہ طبیعت انسانی کے اقتضاء، زمانہ کی خصوصیتیں، منسوب الیہ کے حالات اور دیگر قرائن عقلی کے ساتھ کیا نسبت رکھتا ہے اگر اس معیار پر پورا نہیں اترتا تو اس کی صحت بھی مشتبہ ہوگی یعنی یہ احتمال ہوگا کہ روایت کے تغیرات نے واقعہ کی صورت بدل دی ہے۔ اس قسم کے قواعد حدیث کی تحقیق و تنقید میں بھی استعمال کئے جاتے ہیں انھیں کا نام اصول درایت ہے۔

بقیہ: وفیات

ادارہ ندوۃ المصنفین و ماہانہ "برہان" کو مولانا شمس الرحمٰن تویر عثمانی کی ناگہانی وفات پر بڑا دکھ و صدمہ ہوا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولانا مرحوم کو بال بال مغفرت فرما کر اپنی جوار رحمت میں مقام عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

راقم الحروف ادارہ ندوۃ المصنفین کی طرف سے خود اپنے آپ سے اور متعلقین سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔ بارگاہ رب العزت میں صبر جمیل کی استدعا ہے۔

تاریخ ملت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک، خلافت راشدہ کا بیان، خلافت بنی امیہ، خلافت ہسپانیہ، خلافت عباسیہ، تاریخ مصر، خلافت عثمانیہ، تاریخ صقلیہ اور اخیر میں سلاطین ہند کی مکمل تاریخ یہ سب نہایت جامعیت کے ساتھ اس کتاب میں یکجا موجود ہے۔

کتاب گیارہ حصوں میں مکمل ہے۔ ہر حصہ اپنے مضمون پر بجائے خود بھی مکمل ہے۔

کامل سیٹ کی قیمت غیر مجلد: ۳۸۵/ روپے، مجلد: ۴۲۷/ روپے۔

(بابلی قسط)

خلیل ابن احمد فراہیدی

شاھد اسلم، ریسرچ اسکالر، علی گڑھ

مختصر تعارف: مشہور و معروف نحوی خلیل ابن احمد بصرہ میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی عربی ادب کی تاریخ میں خلیل کا نام سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔ خلیل ابن احمد وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے علم عروض کو ایجاد کیا اور اسکی پندرہ بحریں نکالیں نیز شعر کے اوزان بحور اور اصطلاحات عروض معین کیے اور اس کا طریقہ رائج کیا جسکو عربی کے علاوہ فارسی، ترکی اور اردو میں بھی اختیار کیا گیا۔

اور وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے لغت کے اوپر کچھ لکھا حلقہ احباب علم و ادب میں موضوعات ریاضی علم وصفی کے مصنف کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔

خلیل ابن احمد حدیث نبویہ اور فلسفہ کے جاننے والے ایک دیندار اور پرہیزگار آدمی تھے۔ خود داری، بلند اخلاق، زندہ دلی، خوش خلقی اور دوربینی، پاکبازی، سخاوت، دریادلی خلیل احمد کے کردار کی چند اہم خصوصیات ہیں۔

خلیل ابن احمد نحوی کئی گراں قدر و اعلیٰ و مفید کتابوں کے مصنف ہیں جنکو عربی ادب کا قیمتی [illegible] تسلیم کیا جاتا ہے اور اسی لیے خلیل کا نام بھی ادب کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ و جاوید رہے گا۔

[illegible] احمد نحوی [illegible] زندگی غربت [illegible]

[illegible]

اس کی نسبت میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے راویوں نے مختلف طریقے سے اس کی نسبت بیان کی ہے۔ یوسف ابن احمد نے اپنی کتاب نور القبس میں لکھا ہے کہ خلیل ابن احمد کے نسب کے بارے میں ان کے والد کے نام کے علاوہ اور کسی کے صحیح نام کا پتہ نہیں چلتا خلیل کی نسبت کے سلسلے میں ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں خلیل کو "فراہیدی" ویقال "الباھلی" لکھا ہے اور ابن قتیبہ نے فراہیدی الیحمدی لکھا اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ خلیل ان ابنائے ملوک عجم کی اولاد سے جنکو نوشیرواں عادل کے حکم سے یمن منتقل کر دیا گیا تھا۔

"الوفیات" میں اس کی نسبت کو "الفراہیدی" "الفرہودی" "الفرہود" کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔

خلیل ابن احمد بصرہ میں خلیفہ عمر ثانی کے عہد میں پیدا ہوا اور اسکی پیدائش ۱۰۰ھ بتائی جاتی ہے علماء نسب کا گمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی کا نام احمد رکھا گیا تو وہ خلیل کے والد ہیں اس سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کسی کا نام احمد نہیں رکھا گیا یعنی ان کے والد اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور کسی کا نام احمد نہیں پڑا اس کی تائید انباری ابن ندیم، ابن خلقان نے بھی کی ہے۔

الاعلام میں اس طرح مذکور ہے:

لم یسمّ احدٌ باحمد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل والد الخلیل۔

حالات زندگی:

خلیل ابن احمد یہ اپنے زمانے کے بہت بڑے نحوی فقیہ اور لغوی گذرے ہیں اہل عمان سے تعلق رکھتے تھے ۷۴ سال کی عمر میں بصرہ میں وفات پائی خلیل نے بلند پایہ علماء ایوب سختیانی عاصم الاحول، عوام بن حوشب سے فقہ ولغت وحدیث کی تعلیم حاصل کی پھر عرب کے دیہاتوں میں چلے گئے جہاں فصیح عربی اور غریب الفاظ کا ذخیرہ جمع کیا حتیٰ کہ علوم کی اس بلندی پر پہنچے کہ جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔ خلیل ابن احمد شروع میں اباضی مذہب سے تعلق رکھتے تھے یہ فرقہ عبداللہ بن اباض کیطرف منسوب کیا جاتا ہے یہ خارجیوں کا ایک فرقہ ہے جو حضرت علیؓ کے مخالف ہو گیا تھا۔ افریقہ میں یہ مذہب بہت تیزی کے ساتھ پھیلا یہاں تک کہ دھیرے دھیرے

وہ ایک قومی مذہب بن گیا یہ فرقہ اہل سنت والجماعت کا شدید مخالف تھا یہانتک کہ یہ لوگ گمان کرتے تھے کہ تہتر فرقوں میں صرف انہیں کا فرقہ ہے جو ہدایت یافتہ ہے جسے نجات ملے گی اور دوسرے فرقے والوں کو کافر سمجھتے تھے۔ لیکن بعد میں خلیل ابن احمد نے اپنے استاد ایوب کی نصیحت سے اس فرقہ کو چھوڑ دیا اور اہل سنت والجماعت کے مسلک کو اختیار کر لیا خلیل ابن احمد بہت ہی محتاط پرہیز گار اور متقی آدمی تھے گناہ وشبہات سے بہت زیادہ بچتے تھے اور بہت ہی سادہ فقیروں جیسی زندگی گذار رہے تھے وہ ہمیشہ مطالعہ میں مشغول رہتے ان کا زیادہ تر وقت گھر ہی میں گذرتا نہ کھانے کی فکر اور نہ پینے کی فکر وہ اس دنیا سے بالکل بے نیاز رہتے انھیں اس دنیا کی کوئی رغبت نہیں تھی ان کی بے رغبتی کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ ایک بار سلیمان بن علی (والی سندھ) نے اپنے ایک قاصد کو خلیل کے پاس بھیجا تاکہ وہ انکے لڑکے کو پڑھائیں خلیل نے قاصد کے سامنے اس وقت جو گھر میں موجود تھا پیش کر دیا اور فرمایا کہ جاکر سلیمان سے کہو کہ جب تک مجھے اس جیسی سوکھی روٹی ملتی رہے گی مجھے سلطان کے پاس جانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

خلیل نے اپنے پیچھے بہت سے یکتائے روزگار اور نامور شاگرد چھوڑے جنھوں نے آگے چل کر بہت بڑے بڑے کام انجام دیکر اپنے فن میں مہارت حاصل کی اور اپنے نام کے ساتھ خلیل کو بھی عزت و دوام بخشا اور نام کمایا۔ ان کے خاص شاگردوں میں سیبویہ، اصمعی نضر بن سہیل، لیث بن مظفر ہیں ابن سلام جمحی نے طبقات الشعراء میں لکھا ہے۔ اور تقریباً سبھی لوگوں کا اس پر اتفاق ہے کہ خلیل بن احمد عربی میں علم عروض اور اس کے قواعد کے واضع ہیں کہا جاتا ہے کہ خلیل نے مکہ میں دعا کی کہ اے اللہ مجھے ایسا علم عطا فرما کہ جس پر مجھ سے پہلے کسی نے سبقت نہ کی ہو چنانچہ اللہ نے انکی دعاء قبول کر لی اور عروض کا علم عطا کیا۔

ابن خلقان لکھتے ہیں:

"قیل ان الخلیل دعا بمکۃ ان یرزق علما لم یسبقہ احد الیہ ولا یوخذ الا عنہ فلما رجع من حجہ فتح علیہ بعلم العروض ولہ معرفۃ بالایقاع والنغم وتلک المعرفۃ احدثت لہ علم العروض فانہما متقاربان فی الماخذ"

وہ یکسوئی سے علمی تحقیق و تصنیف و تالیف اور درس و تدریس میں لگے رہے اور اسی راہ میں جان قربان کردی ان کی موت کے سبب کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ میں حساب کا ایک ایسا آسان طریقہ ایجاد کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے بعد ایک چھوٹا بچہ بھی حساب میں دھوکہ نہیں کھائے گا اسی فکر میں وہ مسجد میں داخل ہوئے اور بے خیالی میں ایک ستون سے زور سے ٹکرائے کہ ان کا بھیجا ہل گیا اور اسی میں موت واقع ہوگئی۔

خلیل بن احمد کا علمی مقام اور علمی خدمات:

تذکرہ نویسوں اور راویوں نے خلیل کے حالات بہت کم بیان کئے ہیں چند اقوال و حکایتوں پر اکتفا کیا ہے کہ اس جیسا جلیل القدر فاضل شخص کسی قوم میں صدہا سال کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

خلیل کو صحت قیاس نحوی مسائل کے استنباط اور ان کی توجیہہ و تعلیل میں بے پناہ قدرت حاصل تھی۔ ان کی عظمت کا اندازہ اس بات سے بخوبی ہوسکتا ہے کہ عربی نحو، لغت، عروض کی بنیاد اس شخص نے رکھی۔

تہذیب التہذیب میں ایک روایت ذکر کی گئی ہے جس سے خلیل کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے جس کی عبارت اس طرح ہے۔

یروی عن سفیان انہ قال من احب ان ینظر الی رجل خلق من الذھب فلینظر الی خلیل بن احمد۔

علامہ سیوطی ایک جگہ فرماتے ہیں: "کان الناس یقولون لم یکن من العربیۃ بعد الصحابۃ ازکی منہ" یعنی خلیل سے زیادہ عابد، زاہد، پاکباز صحابہ کے بعد کوئی نہیں ہے۔ اور نحو و عروض میں اپنی مثال آپ ہیں۔

عربی کی پہلی لغت جس میں عربی کے مادے محصور ہیں "کتاب العین" وہ خلیل ہی کیطرف منسوب ہے فقہاء کا کہنا ہے کہ خلیل کی جلالت و بزرگی اپنی جگہ پر ثابت ہے اور اسی طرح لغت نحو تعریف اور عروض میں اس کے بلند و بالا ہونے پر متفق ہیں۔ علم عروض کے وہ موجد ہیں اور رسم علم انہیں کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

بقول حمزہ بن الحسن اصبہانی کے "دولت اسلام نے خلیل سے بہتر ان علوم کا ایجاد کرنے والا

پیدا نہیں کیا جن کا علم ان کے پاس نہیں تھا اور اس دعوے کی دلیل علم عروض سے واضح ہوتی ہے۔
یہ پہلا شخص ہے جس نے غیر زبان سیکھے بغیر اور آلات موسیقی کا علم رکھے بغیر اس موضوع پر پہلی کتاب تصنیف کی اور انہوں نے شاعری کے پندرہ اوزان مقرر کئے اور انھیں پانچ پانچ دائروں میں تقسیم کیا وہ انھیں حرکات وسکنات کے اعتبار سے الگ الگ کرتے اس خدمت کو انجام دینے میں وہ اپنی تمام تر توجہات مبذول کر دیتے تھے اور گھنٹوں اپنے کمرہ میں تنہا بیٹھ کر اپنے ہاتھوں کی انگلیاں اور سر کو جنبش دیتے تھے ایک بار اس حالت میں ان کے لڑکے نے انھیں دیکھ لیا کہ عجیب عجیب حرکتیں کر رہے ہیں تو اس نے سمجھا کہ میرا باپ پاگل ہو گیا ہے فوراً وہ لڑکا کمرے سے باہر نکل آیا اور لوگوں کو بلا کر لایا جب لوگوں نے خلیل سے کہا کہ تمہارا لڑکا اس طرح کہہ رہا ہے تو خلیل نے یہ اشعار پڑھے۔

لوکنت تعلم ما اقول عذرتنی ۔۔۔ اوکنت تعلم ما تقول عذلتکا
لکن جهلت مقالتی فعذلتنی ۔۔۔ علمت انك جاهل معذرتكا

ابن معتز نے روایت کیا ہے کہ یہ علم اس نے صرف اس طرح اختراع کیا ہے کہ وہ ٹھیٹھوں اور بازاروں سے گذر رہا تھا کہ اس کے کانوں میں ہتھوڑے کے گرنے کیوجہ سے طشت پر ایک آواز پہونچی جسکو سنکر اس نے یہ علم نکالا اگرچہ ہتھوڑے اور طشت میں نہ کوئی دلیل ہے اور نہ کوئی بیان جن سے ان چیزوں کی بناوٹ کے سوا کوئی اور بات ذہن میں آئے۔

انھوں نے مذکورہ بالا علم کو اختراع کر کے وہ چیز وجود میں لائی جو خلق عالم سے لیکر اس زمانے تک کسی کے بھی ذہن میں نہیں آئی تھی۔

خلیل وہ پہلا شخص ہے جس نے عربی زبان کو باقاعدہ ضبط کیا اور تدوین لغت کی طرح عربی رسم الخط کو موجودہ شکل بخشی۔

چنانچہ اس سلسلہ میں جرجی زیدان لکھتے ہیں: "الخليل اسبق العرب الى تدوين اللغة وترتيب الفاظها على حروف المعجم قبل الاصمعي وسيبويه وسواهما من الادباء والنحاة۔"

اس فن کے سلسلہ میں خلیل کی ایک کتاب جو کتاب العین کے نام سے جانی جاتی ہے اس میں خلیل نے لغت کے ان احکام الفاظ و قواعد اور اس کی شرطوں کو جمع کیا ہے جو کہ اس زمانہ میں معروف و مشہور تھے اور اسکو حروف ہجا پر مرتب کیا اس کتاب کی خالص بات یہ ہے کہ انہوں نے حروف کی ترتیب میں اس کے مخارج کا خیال رکھا اور اسی اعتبار سے اس کی ترتیب دی حروف حلقیہ سے شروع کیا پھر حروف لسانیہ پھر حروف سنانیہ اس کے بعد آخر میں حروف شغویہ کو رکھا ابتدا حرف عین سے کی اور انتہا حروف علت سے کی۔

خلیل ابن احمد غضب کا عالم ذکی اور زود فہم انسان تھا اس زمانہ میں لوگ یہ کہتے تھے کہ عرب میں صحابہ کے بعد خلیل سے زیادہ ذکی اور زود فہم انسان نہیں پیدا ہوا۔ اسکی ذکاوت کے سلسلے میں علامہ سیوطی نے اپنی کتاب "جفیۃ الوعاۃ" میں ایک قصہ ذکر کیا ہے جس کی انکی ذکاوت پر روشنی پڑتی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں " ویقال انہ کان عند رجل دواءٌ لظلمۃ العین ینتفع بہ الناس فمات واحتاج الناس الیہ، فقال الخلیل ان نسخۃ معروفۃ قالوا لا قال فہل لہ آنیہ کان یعملہ فیہا قالوا نعم قال جئونی بہا فجاؤوہ فجعل یشم الاناء ویخرج نوعاً نوعاً حتی اخرج خمسۃ عشر نوعاً ثم سأل عن جمعہا ومقدارہا فعرف ذالک فعملہ واعطاہ الناس فانتفعوا بہ، ثم وجدت النسخۃ فی کتب الرجل فوجد والاخلاط ستۃ عشر خلطا کما ذکر الخلیل لم یفتہ منہا الا خلط واحد"

خلیل آخری عمر تک بڑی لگن اور محبت اور یکسو رتن ہوکر تصنیف و تالیف، درس و تدریس میں لگا رہا اور بہت سے نامور و مشہور شاگردوں کو پیدا کیا جنھوں نے آگے چلکر خلیل کا نام بھی روشن کیا۔ خلیل نے مختلف موضوعات پر کئی کتابیں لکھیں جن میں "کتاب العین" سب سے زیادہ معروف و مشہور ہے۔

خلیل ابن احمد کے قدیم ترین تراجم!

ابن خلقان کے قول کے مطابق خلیل ابن احمد قبیلہ ازد میں یحمد کیطرف منسوب ہے خلیل ابن احمد جلیل القدر، تیز طبع اور ذہین ہونے کے ساتھ شاعر اور نحو کا امام تھا۔ اپنی اعلیٰ